یوم عاشوراء کا روزہ

تصنیف

محمد محفوظ حسین

Muhammad Mahfooz Hussain

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوم عاشوراء کے روزے کی فضیلت

صحیح مسلم:۲۷۴۶:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ "

"عاشوراء کا روزہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ پچھلے ایک سال کے گناہ معاف کر دے گا"۔

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یوم عاشوراء (یعنی ۱۰ محرم الحرام) کا روزہ خود رکھا اور رکھنے کا حکم دیا ہے

صحیح بخاری: ۲۰۰۴ (وللفظ بہ)، ۳۳۹۷، ۳۹۴۳، ۴۶۸۰، 4737، صحیح مسلم: ۲۶۵۶، ۲۶۵۷، ۲۶۵۸، ۲۶۵۹

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا يَوْمٌ صَالِحٌ، هَذَا يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَصَامَهُ مُوسَى، قَالَ: فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ، فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ

سیدنا ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ: نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) مدینہ میں تشریف لائے۔ (دوسرے سال) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان سے اس کا سبب معلوم فرمایا، تو انہوں نے بتلایا کہ: "یہ ایک اچھا دن ہے۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی تھی۔ اس لیے موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا تھا۔" آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: "پھر موسیٰ علیہ السلام کے (شریک مسرت ہونے میں) ہم تم سے زیادہ مستحق ہیں۔" چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اس کا حکم دیا۔

پھر یہود ونصاریٰ کی مشابہت سے بچنے کی غرض سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نویں تاریخ کا روزہ رکھنے کا بھی حکم دیا

(۱) صحیح مسلم:۲۶۶۶:

وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيل بْنُ أُمَيَّةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطَفَانَ بْنَ طَرِيفٍ الْمُرِّيَّ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ"، قَالَ: فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں: جس وقت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا تو لوگوں نے عرض کی کہ: "یارسول اللہ! اس دن کا تو یہود ونصاریٰ تعظیم کرتے ہیں۔" تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ: "جب آئندہ سال آئے گا تو ہم ان شاءاللہ نویں تاریخ کا (بھی) روزہ رکھیں گے۔" راوی نے کہا کہ: "ابھی آئندہ سال نہیں آیا تھا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وفات پا گئے۔"

(۲) صحیح مسلم:۲۶۶۷:

وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، وَأَبُو كُرَيْبٍ ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ ، لَعَلَّهُ قَالَ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ، لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ"، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ

سیدنا عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: "اگر میں آئندہ سال تک باقی (زندہ) رہا تو نویں تاریخ کا (بھی) روزہ رکھوں گا۔ "اور ابو بکر کی روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے کہا:"اس سے مراد یومِ عاشوراء ہے۔"

بعض الناس کا ان احادیث کی بنیاد پر یہ کہنا ہے کہ، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پہلے ۱۰ محرم کا روزہ رکھا پھر اس کو مکمل ترک کرکے صرف ۹ محرم کے روزے کا ارادہ کیا تھا محل نظر ہے کیونکہ یہ اصول مسلّم ہے کہ راوی اپنے روایت کو دوسروں کی نسبت بخوبی جانتا ہے۔ بلکہ امام ابن عبدالبر (رحمہ اللہ) (المتوفیٰ: ۴۶۳ھ) نے تو اس بات پر اجماع نقل کیا ہے۔

آپ (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ:

"اس پر اجماع ہے کہ راوی اپنی روایت کی جو تشریح کرتا ہے وہی قابلِ تسلیم ہے کیونکہ وہ اپنی روایت کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔" (دیکھئے: التمہید لابن عبدالبر: ۲/۱۳)

لہٰذا ۹ محرم کا روزہ رکھنے والی روایت (جو ابھی اوپر گذری) کو اس حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے ہی سمجھتے ہیں۔

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ: "خَالِفُوا الْيَهُودَ وَصُومُوا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ"

سیدنا عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ:"یہودیوں کی مخالفت کرو اور نو اور دس (محرم) کا روزہ رکھو۔"

تخریج: مصنف عبدالرزاق: ۷۸۳۹ (سندہ صحیح وللفظ بہ) سنن الکبریٰ للبیہقی: ۸۴۰۴، فضائل الأوقات للبیہقی: ۲۴۲

[نوٹ: امام ترمذی (رحمہ اللہ) نے بھی اپنی سنن میں اس اثر کو بغیر سند کے ذکر کیا ہے۔ (دیکھئے: سنن ترمذی: ۷۵۵)]

لہٰذا فہم رواہ سے پتا چلا کے عاشوراء کا روزہ ۹ اور ۱۰ محرم کو رکھا جائیگا۔ اللہ واعلم

عاشوراء کے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا روزہ رکھنے کے متعلق روایات کا جائزہ

(۱) حدثنا الحميدی قال: ثنا سفيان، عن ابن أبي ليلى، عن داود بن على، عن أبيه، عن جده، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "لإن بقيت لآمرن بصيام يوم قبله أو يوم بعده" - يعنی يوم عاشوراء

سیدنا عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: "اگر میں آئندہ سال تک باقی (زندہ) رہا تو ایک دن پہلے یا بعد کا روزہ رکھوں گا۔" یعنی یومِ عاشوراء کا۔

تخریج: مسند الحمیدی: ۴۹۱ (وللفظ بہ)، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۸۴۰۵، شعب الإیمان: ۳۵۱۰

تحقیق

حکم: ضعیف

(۱) سفیان بن عیینہ: مدلس ہے اور سماع کی تشریح موجود نہیں۔ (دیکھئے: طبقات المدلسین: 3/52)

(۲) محمد بن عبدالرحمن بن یسار (ابن ابی لیلیٰ): جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ امام بوصیری (رحمہ اللہ) نے بھی اسے ضعیف عند الجمھور قرار دیا ہے۔ (دیکھئے: زوائد ابن ماجہ: ۸۵۴)

[نوٹ: ابن ابی لیلیٰ کی متابعیت ابن حی نے کر رکھی ہے (دیکھئے: الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۲۷۸۰) لیکن اس میں "محمد بن أحمد بن ہارون الدقاق" مجہول ہے اور "سفیان بن عیینہ" مدلس ہے اور روایت عن سے ہے لہذا یہ روایت بھی سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔]

(۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صُومُوا يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَخَالِفُوا فِيهِ الْيَهُودَ، صُومُوا قَبْلَهُ يَوْمًا، أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا"

سیدنا عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے کہا: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: "عاشوراء کا روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو، اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔"

تخریج: مسند أحمد بن حنبل:۲۱۵۴ (وللفظ بہ) فضائل الصحابۃ لأحمد بن حنبل:۹۵۱، صحیح ابن خزیمہ:۲۰۹۵، شرح معانی الآثار:۳۳۰۳، أمالی ابن بشران:۴۷۳،

السنن الکبریٰ للبیہقی:۸۴۰۶، فضائل الأوقات للبیہقی:۲۴۳، شعب الإیمان:۳۵۱۱

تحقیق

حکم: ضعیف

(۱) محمد بن عبدالرحمن بن یسار بن ابی لیلیٰ: جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ امام بوصیری (رحمہ اللہ) نے بھی اسے ضعیف عند الجمہور قرار دیا ہے۔ (دیکھئے: زوائد ابن ماجہ:۸۵۴)

Muhammad Mahfooz Hussain

22 Sep 2017

۱ محرم الحرام ۱۴۳۹ھ